رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بِلّٰہِ دَرُّكَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ
اَنْتَ السَّبُوْقُ وَسَیِّدُ الشُّجْعَانِ
اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

ترجمہ :- "آفرین تجھے اے امام جہان۔ تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے۔ مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر۔ اے میرے آقا میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں" (آئینہ کمالات اسلام)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ اکتوبر :- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بھی ہلکا سا ٹمپریچر ہے۔ نیز غنودگی اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۱۵ اکتوبر :- مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اپنی رخصت ختم کر کے آج صبح ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ گذشتہ چند روز سے سیالکوٹ میں مقیم تھے۔ جہاں مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں :-

پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ پر مشورہ دینے کیلئے اقلیتی لیڈروں کی ایک کمیٹی مقرر کرنیکا فیصلہ

"پاکستان میں اقلیت اور اکثریت کے فرقوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا" ڈھاکہ میں خواجہ ناظم الدین کا اعلان

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر :- حکومت پاکستان نے پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ پر مشورہ دینے کے لئے اقلیتی فرقوں کے لیڈروں کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کرتے ہوئے بتایا۔ ۱۷ اکتوبر کی رات کو پاسپورٹ سسٹم نافذ کرنے سے پہلے میں نے مناسب خیال کیا کہ مشرقی بنگال کے ہندو لیڈروں سے اس بارے میں گفتگو کی جائے۔ مقصد یہ تھا۔ کہ جہاں تک اس سسٹم کے نفاذ کا تعلق ہے۔ حکومت کو ان کا تعاون بھی حاصل ہو۔ اور اگر کوئی غلط فہمی موجود ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ خواجہ ناظم الدین نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ جب غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ تو پریشانی کی کوئی وجہ باقی نہیں رہے گی۔ میں نے حکومت ہندوستان سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کو ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دے۔ لیکن اس نے اسے منظور نہیں کیا۔ تاہم اس نے سرحد کے دونوں طرف آنے جانے کی فوری سہولتیں دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ان سہولتوں کی تفصیلات دونوں حکومتیں باہمی صلاح و مشورہ سے طے کریں گی۔ پاسپورٹ سسٹم کا نفاذ ایک ماہ تک ملتوی کرنے کی جو درخواست کی گئی تھی اس کی تین وجوہات تھیں۔ اول۔ ہندوستان اور پاکستان میں اب تک بہت کم لوگ کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ مرتب کرا سکے ہیں۔ فوری طور پر پاسپورٹ سسٹم نافذ کرنے سے آمد و رفت بند ہو جائیگی۔ دوسرے ... اس کا برا اثر پڑیگا۔ دوسرے سرحد کے دونوں طرف آخری اسٹیشنوں پر یکدم ہجوم ہو جائیگا۔ کیونکہ کاغذات وغیرہ مکمل نہ ہونے کی صورت میں دونوں طرف سرحد پر لوگوں کو روک لیا جائیگا تیسرے یہ کہ اس سلسلہ میں دونوں طرف کچھ عجیب افواہیں پھیل رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے گذشتہ چند دنوں میں ترک وطن کرنے والوں اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنے والوں کی نقل و حرکت کی رفتار میں نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ جو لیاقت نہرو معاہدے کے بعد سے پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے۔ وزیر اعظم نے دوران تقریر میں مغربی بنگال کے اخبارات کی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا یہ اخبار اس سلسلے میں عجیب واقعات اور قصے مشتہر کر رہے ہیں۔ جب ان واقعات کی تحقیقات کرائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب واقعات جھوٹے اور حد سے زیادہ مبالغہ آمیز ہیں آپ نے اقلیتوں کو ایک بار پھر یقین دلایا کہ قائد اعظم نے ان سے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں پورا کیا جائے گا۔ وہ سب وعدے قرارداد مقاصد میں شامل کئے جا چکے ہیں آپ نے کہا۔ پاکستان میں اقلیت اور اکثریت کے فرقوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں برتا جا سکتا۔

اسرائیل کے مقابلے میں مصری نمائندے کو جنرل اسمبلی کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا

صدارت کیلئے کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیرسن کا انتخاب۔ ہندوستانی نمائندے نے صرف چار ووٹ حاصل کئے

نیویارک ۱۵ اکتوبر :- کل رات جنرل اسمبلی کے ساتویں اجلاس کی نائب صدارت کے لئے مصر اور اسرائیل کے درمیان شدید مقابلے کے بعد مصری نمائندے کو نائب صدر منتخب کر لیا گیا۔ اس مقابلے میں مصر کو ۳۴ اور اسرائیل کو ۲۳ ووٹ ملے۔ صدارت کے لئے ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت اور کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیرسن امیدوار تھے۔ مسٹر پیرسن کثرت رائے سے صدر منتخب کئے گئے۔ انہیں ۵۱ ووٹ ملے۔ جب کہ مسز وجے لکشمی پنڈت صرف ۴ ووٹ ہی حاصل کر سکیں

ڈھاکہ سے خواجہ ناظم الدین کی مراجعت

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر :- وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔

جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کے صدر تونس اور مراکش کے مسائل کا تصفیہ کرائینگے

نیویارک ۱۵ اکتوبر :- معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی میں برازیل کے نمائندے جو سیاسی کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ہیں جنرل اسمبلی سے علیحدہ اپنے طور پر تونس اور مراکش کے مسائل کا تصفیہ کرانے کی کوشش کریں گے اس بارے میں وہ تونس اور مراکش کے قومی لیڈروں اور فرانسیسی نمائندوں سے بات چیت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ادھر مراکش کے قوم پرور لیڈروں نے اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ امریکہ تونس اور مراکش کے مسائل جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کی حمایت کرے گا۔ یہ مسائل پاکستان کی قیادت میں عرب ایشیائی گروپ کیطرف سے پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

ہندوستان کے رویہ پر ڈاکٹر مالان کی نکتہ چینی

جوہنسبرگ ۱۵ اکتوبر :- جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم مسٹر مالان نے کہا ہے۔ کہ کشمیر اور حیدر آباد کے مسائل امن عالم کیلئے سخت خطرے کا باعث ہیں۔ انہوں نے آج یہاں ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان کو جب کچھ لینا ہوتا ہے تو اس کا رویہ اس رویہ سے مختلف ہوتا ہے۔ کہ جب اسے کچھ دینا پڑ رہا ہو۔

دیوالی کے موقعہ پر غیر مسلم افراد کیلئے چینی کا خاص کوٹہ

لاہور ۱۵ اکتوبر :- حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان غیر مسلم افراد اور اداروں کو چینی کا خاص کوٹہ دیا جائے۔ جو دیوالی کا تہوار منانا چاہتے ہیں چینی کا یہ کوٹہ لینے کیلئے ۱۶ سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے درمیان درخواستیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں یا ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولروں کو دینی چاہئیں۔

۷ ہزار ٹن روسی گیہوں کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۵ اکتوبر :- آج تیسرے پہر ایک جہاز ۷ ہزار ٹن روسی گیہوں لے کر کراچی پہنچ گیا ہے۔ پچھلے دنوں روس اور پاکستان کے درمیان اشیاء کے تبادلہ کا جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت روسی گیہوں کی یہ پہلی کھیپ پاکستان آئی ہے۔

آج یہاں کراچی کے چیف کمشنر مسٹر اے۔ ٹی۔ نقوی نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ وفاقی دار الحکومت میں غذائی صورت حال پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے نیز امید ہے کہ ایک مہینے میں صورت حال اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ راشن کارڈوں کے ذریعہ اس وقت جو آٹا مل رہا ہے وہ اس آٹے سے اچھا ہے۔ جو دو ہفتے پہلے سپلائی کیا جا رہا تھا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اگلے مہینے سے راشن کارڈوں کے ذریعہ چاول بھی مہیا ہونے لگے گا۔

پولیس کے محکمے میں زنانہ عملہ مقرر کرنے کا فیصلہ

پشاور ۱۵ اکتوبر :- صوبہ سرحد کی حکومت نے پولیس کے محکمہ میں زنانہ عملہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ عملہ خواتین کے جلسوں میں نگرانی کے علاوہ جرائم میں ماخوذ عورتوں اور بچوں سے پوچھ گچھ کرے گا۔

وزیر مال ضلع لاہور کے دورے پر

لاہور ۱۵ اکتوبر :- وزیر مال پنجاب چوہدری محمد حسین چٹھہ ضلع لاہور کے بعض علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں جن میں توی کی۔ کوٹ رادھا کشن۔ للیانی۔ کاہنا نو۔ کھڈیاں بھی شامل ہیں۔ دورہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو شروع ہوگا۔ اور ۲۴ اکتوبر کو ختم ہوگا۔ دورے کے دوران میں وزیر صاحب مالکوں اور مزارعوں کے درمیان بعض بٹائی کے جھگڑوں کی چھان بین کرینگے

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

یوم تحریک جدید کے بعد

۵ر اکتوبر بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا تھا۔ جماعتہائے احمدیہ نے مختلف مقامات پر مرکز کی اس تحریک کے مطابق تحریک جدید کے دن کو منایا ہے۔ جس قدر رپورٹیں ملی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ احباب جماعت نے اس دفعہ اس دن کے مقرر کرنے کی غرض کو سمجھ کر وعدوں کی وصولی کی پوری کوشش کی ہے۔ جو لوگ وعدے فوراً ادا نہیں کر سکے ان سے ادائیگی کی مدت کے معین وعدے لئے ہیں مثلاً

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں:۔ صرف ۲ دو دوستوں کے ذمے بقایا رہ گیا ہے۔

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سکھر:۔ آج صبح ½۸ بجے سے لے کر ۳ بجے تک گیارہ ۱۱ دوستوں سے نقد وصولی کی۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی تقریباً سو فیصدی وصولی کر لی ہے

قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جہلم:۔ جلسہ کے بعد ایک وفد تمام بقایا داران سے فرداً فرداً ملا اور دریافت کیا کہ ادائیگی نہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور آپ کب ادا کرینگے کچھ نے نقد ادا کر دیا۔ بقیہ نے ادائیگی کی تاریخ کا تعین کیا۔ انشاء اللہ ان تاریخوں پر دوبارہ ان سے دریافت کریں گے۔ اور ہر صورت میں پورا کرنے کی سعی کریں گے

تحریک جدید کے مقرر کرنے کی غرض یہی تھی۔ کہ اسی طرح کام کیا جائے۔ امید ہے کہ باقی جماعتوں نے بھی اسی طرح کام کیا ہو گا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کسی مقام پر ایسا نہیں بھی کیا جا سکا تو اب بھی تلافی کا وقت ہے۔ چاہیئے کہ ہر بقایادار دوست سے ملا جائے اور نقد وصولی کی جائے۔ وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں ارسال کر دی جائیں۔

یہ یاد رہنا چاہیئے کہ ایک دن منانے سے کام ختم نہیں ہوا۔ یوم تحریک جدید کے مقرر کرنے کی غرض جماعت کے اندر ایک حرکت پیدا کرنا تھا۔ سو وہ حرکت پیدا ہو چکی اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب عہدیداران جماعت کا کام ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوم تحریک جدید کی تقریب پر جماعت کو ایک اہم ایمان افروز پیغام سے نوازا ہے اور اسے اسکے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ضرورت ہے کہ حضور کے یہ الفاظ دوستوں کی خدمت میں بار بار سنائے جائیں کہ:۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدیؐ فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اسمیں کمزوری دکھلائی

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو"۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تین مجاہدین اسلام کی فریضہ تبلیغ کیلئے ربوہ سے روانگی

مورخہ ۱۸ر اکتوبر کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد، مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد اور مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد۔ علی الترتیب۔ سیرالیون اور گولڈ کوسٹ کے لئے بذریعہ خیبر ایکسپریس ربوہ سے کراچی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جو جماعتیں ریلوے لائن کے قریب واقعہ ہیں۔ وہ اپنے مجاہد بھائیوں سے اسٹیشنوں پر ملاقات کر سکتی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان بھائیوں کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

صوبائی امیر (پنجاب) کی میعاد میں توسیع

صوبہ پنجاب کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا تقرر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے صرف ایک سال کے لئے (۳۰ ستمبر تک) منظور فرمایا تھا۔ اس میعاد کے ختم ہونے سے پہلے ۲۰ ستمبر کو حضور کی منظوری سے ضلعوار امراء کا اجلاس آئندہ انتظام کے لئے غور کرنے کے واسطے ربوہ میں بلایا گیا۔ یہ اجلاس حضور کی زیر صدارت ہی منعقد ہوا۔ اور امراء صاحبان اور ان کے سکرٹریوں سے مشورہ کے بعد حضور نے کثرت رائے کو منظور کرتے ہوئے۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب کی میعاد تقرر میں ہی یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء سے ۳۱ر جولائی ۱۹۵۳ء تک توسیع فرمائی۔ اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ آئندہ انتخاب اس میعاد کے ختم ہونے سے پہلے ہو۔

اللہ تعالےٰ مکرم مرزا صاحب کو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ)

اعلان نکاح

برادرم مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب میونسپل انجینئر میرپور خاص کے نکاح کا اعلان ہمراہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت جناب محمد عبد اللہ صاحب مرحوم مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۰/۱۰/۵۲ انجمن احمدیہ راولپنڈی میں بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر کیا۔ لڑکی کی طرف سے ان کے بھائی عبد اللطیف صاحب اور چوہدری محمد شفیع صاحب کی طرف سے چوہدری عبد الرحمن صاحب آرڈیننس آفیسر ولی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

(بیگم چوہدری احمد جان راولپنڈی)

اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جماعت احمدیہ کے نام ضروری

ارشاد

"امانت تحریک جدید میں اپنا روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔
(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اس امانت میں روپیہ جمع کراتے وقت دوست "امانت تحریک جدید" کے الفاظ کو یاد رکھیں۔

روزنامہ الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء

حفاظتی کونسل کا فرض

ڈھاکہ میں سالانہ اجلاس مسلم لیگ میں پانچ سو الفاظ کی ایک قرارداد کشمیر کے معاملہ کے متعلق بھی اتفاق رائے سے پاس ہوئی ہے۔ اس میں پُرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل جس کے سامنے کشمیر کا معاملہ دیر سے لٹک رہا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ تاخیر کی حکمت عملی کو ترک کر کے ایسی فوری تدابیر اختیار کرے۔ جس سے کشمیر میں استصواب رائے کے ذریعہ جلد از جلد اس معاملہ کا فیصلہ ہو جائے۔

قرارداد میں حفاظتی کونسل پر یہ الزام بجا طور پر لگایا گیا ہے۔ کہ وہ بھارت کی ناراضی سے ڈر کر اس معاملہ کو معرض تعویق میں ڈالتی چلی جا رہی ہے۔ اور بھارت حفاظتی کونسل کی نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تمام بین الاقوامی معاہدات کو جسے وہ منظور کر چکا ہے۔ اس لئے کھٹائی میں ڈال رہا ہے۔ کہ کشمیر کے عوام حق خود اختیاری استعمال نہ کر سکیں۔

یہ قرارداد یقیناً واضح اور برموقعہ ہے۔ حالات کشمیر جس مقام پر پہونچ چکے ہیں۔ اور ان سے جو خطرات آئندہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے پیش نظر اس معاملہ کو نپٹانے میں حفاظتی کونسل کا تساہل قابل تحسین نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ بات ایک سے زیادہ بار دنیا کی رائے عامہ واضح کر چکی ہے۔ کہ بھارت کا رویہ اس معاملہ میں قطعاً منصفانہ نہیں ہے۔ اور وہ دیدہ و دانستہ ہوس ملک گیری کی وجہ سے اس پر ناجائز فوجی قبضہ رکھ کر کشمیر کے عوام کو حسب پسند اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے میں روکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اور حفاظتی کونسل اس کے خلاف اپنے اختیارات استعمال کرنے میں کوتاہی کر کے اپنے وقار کو سخت نقصان پہونچا رہی ہے۔

یہ درست ہے کہ حفاظتی کونسل جیسا کہ مسٹر گوپل نے پچھلے دنوں کہا تھا قوموں کے درمیان جنگ کے شعلوں کو بھڑکنے نہ دینا ہی اپنی بڑی کامیابی سمجھتی ہے۔ لیکن اگر اس سے ایسے نتائج پیدا ہونے ہوں جس سے حق و انصاف کا خون ہوتا ہو۔ اور آئندہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ شعلے بھڑکنے کا سامان جمع ہو رہا ہو۔ تو حفاظتی کونسل اپنے اس کارنامہ پر فخر نہیں کر سکتی۔ اتفاقی حالات کی بات دوسری ہے۔ مگر جب سامنے نظر آ رہا ہو کہ ایک طرف سراسر ناحق پر ہے۔ اور صرف لاٹھی کے قانون پر عمل پیرا ہے۔ اور معاملہ طول کھینچتا جا رہا ہے۔ ایک بین الاقوامی عدالت کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ کم سے کم اپنے ان اختیارات کا استعمال تو کرے جو قانوناً اس کو حاصل ہیں۔

اس ضمن میں امریکہ کی ریاست ”اوہیو“ کے اخبار ”اسٹار بیکن“ کا ایک مقالہ افتتاحیہ قابل غور ہے۔ اخبار ”اسٹار بیکن“ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”اگر یہ صرف ریاست جموں و کشمیر کی قسمت کا جھگڑا ہوتا۔ تو خواہ معاملہ کتنا طول کھینچتا کوئی بات نہ تھی۔ مگر مسئلہ کشمیر کی تہہ میں یہ خطرہ واقعی اور حقیقی طور پر موجود ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ جس سے کمیونسٹوں کو فائدہ ہوگا۔ اور باقی اقوام کو نقصان۔

قضیہ کشمیر کے حل میں ناکامی کی وجہ سے پاک و ہند کے درمیان دشمنی کے جذبات پرورش پا رہے ہیں۔ جس سے دونوں ملکوں کی اقتصادیات پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔

سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے اس مسئلہ کے حل میں ناکام رہنے کی وجہ سے اقوام متحدہ کے متعلق دنیا کے ایسے علاقوں میں بدگمانی پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں کے عوام کا اسے اعتماد حاصل کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

آگے چلکر یہ اخبار لکھتا ہے کہ

غیر ملکی مبصروں کا خیال ہے کہ پنڈت نہرو اس لئے مسئلہ کشمیر کو کھٹائی میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تا کہ رائے شماری سے پہلے پہلے وہ کشمیر کی تمام سیاسی پارٹیوں اور لیڈروں سے پورا پورا گٹھ جوڑ کر لے۔ اور اس طرح اسے یقین ہو جائے کہ فیصلہ بھارت کے حق میں ہوگا۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے ۱۲ اکتوبر کو نیویارک کے لئے روانہ ہوتے ہوئے جو بیان دیا ہے۔ کہ پاکستان حکومت اس بات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ کہ اب حفاظتی کونسل کو جتا دیا جائے کہ پاکستان اب مزید تاخیر کو کسی طرح بھی جائز نہیں سمجھتا کیونکہ جیسا کہ چوہدری صاحب نے فرمایا ہے۔

”انجمن اقوام متحدہ کو حفاظتی کونسل پر زور دینا چاہیئے کہ وہ دونوں ملکوں کو کشمیر سے فوجیں نکالنے کا واضح حکم دے۔ مسئلہ کشمیر پر دیر سے تعطل پیدا ہو چکا ہے۔ دونوں ملکوں میں فوجیں نکالنے کے بارہ میں سمجھوتہ موجود ہے۔ اور اب اختلافات کا دائرہ محدود ہے۔ لہذا اب سلامتی کونسل کو کشمیر سے فوجیں نکالنے کا ٹھوس اقدام کرنا چاہیئے“۔

ان الفاظ کا مطلب یہی ہے کہ اب حفاظتی کونسل اپنا آخری فیصلہ دے کر اس جھگڑے کو کسی ایسے نہج پر ڈال سکتی ہے۔ جس سے کشمیر کے عوام جلد از جلد اپنا حق خود ارادیت استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اب تاخیر کی کوئی وجہ باقی نہیں ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ حفاظتی کونسل اب کوئی مؤثر اقدام لے گی۔ اور بھارت کو مزید التوا ڈالنے کی اجازت نہیں دے گی۔

تصدیق مہدی

لوگ کافر کہیں گے مہدی کو ۔۔۔ یہ بزرگوں سے سُن چکے ہو تم
گالیاں دے رہے ہو مدت سے ۔۔۔ یہ بتاؤ کبھی رُکے ہو تم
سرکشی ہی تمہارا شیوہ رہا ۔۔۔ حق کے آگے کبھی جھکے ہو تم
اس کو کافر پکار کر گویا
اس کی تصدیق کر چکے ہو تم

عبد المنان ناہید

جلسے ـــ جلوس

کتنا محکم نظام ہے اپنا ۔۔۔ تم بھی کرتے تو ہوا سے محسوس
احمدیت کا آئینہ دیکھو ۔۔۔ اک جہاں اس میں ہو گیا معکوس
ہو لے ہو لے ہزارہا وحشی ۔۔۔ احمدیت سے ہو گئے مانوس
تم بھی آؤ گے دام میں اپنے ۔۔۔ چند روزہ ہیں نعرہ ہائے خروس
ان سے مرعوب ہم نہیں ہوتے
دیکھو! بیکار ہیں یہ جلسے جلوس

عبد المنان ناہید

دعائے مغفرت: افسوس برادرم مکرم بابو عبد الرحمن صاحب ایم۔ اے مصری شاہ لاہور کی نانی صاحبہ کا کل انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد ثالث از لاہور

”زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں“۔ نظارت بیت المال ربوہ

شذرات

خدا سے بائیکاٹ

تفسیر قمی صہ ۳۲ میں لکھا ہے۔

منك اخلق النبيين و
المرسلين وعبادى الصالحين
والائمة المهتدين والدعاة
الى الجنة واتباعهم الى
يوم القيامة ولا ابالى"

(ترجمہ) خالق کائنات نے پانی کے ایک قطرہ سے فرمایا۔ کہ میں تجھ سے قیامت تک انبیاء مرسلین اور ائمہ مہتدین وغیرہ پیدا کرتا رہوں گا۔ اور کسی (احراری یا مظفر شمسی) کی پروا نہیں کرونگا۔

مولانا مظفر شمسی اور احراری حضرات کی "تحریک ختم نبوت" کے لئے کتنی مشکلات ہیں کہ جماعت احمدیہ تو اجرائے نبوت کے عقیدہ کی قائل تھی۔ مگر اب خدا نے بھی اعلان کر دیا ہے۔

کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ یہ اصحاب احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ کرنے سے پیشتر خدا تعالےٰ سے بھی بائیکاٹ کریں۔

آنحضرتؐ کی تصدیق

علامہ کفایت حسین صاحب نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ آنحضرتؐ نے کسی آئندہ آنیوالے نبی کی تصدیق نہیں فرمائی۔ لہٰذا نبوت کا مسدود ہونا ثابت ہوگیا (آزاد ۲۴ ستمبر ۵۲ء)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اٰتيتكم من كتاب و
حكمة ثم جاءكم رسول مصدق
لما معكم لتؤمنن به
ولتنصرنه الخ (آل عمران ع ۹)

فرمایا اللہ نے تمام نبیوں سے یہ میثاق (پختہ عہد) لیا کہ جب ہم تمہیں کتاب وحکمت عطا کریں اور تمہاری تعلیمات کی تصدیق کرنے والا نبی ظاہر ہو تو اس پر ایمان لانا یعنی اپنی امت کو تاکیدی وصیت کرنا کہ وہ اس پر ایمان لا کر اس کی معاونت کرے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا میثاق خود سرور کائناتؐ کی ذات اقدس سے بھی لیا گیا یا نہیں؟ قرآن مجید ہمیں اس سوال کا جواب یہ دیتا ہے کہ:-

واذ اخذنا من النبيين
ميثاقهم ومنك ومن نوح و
ابراهيم وموسىٰ الخ (احزاب ع ۱)

یعنی فرمایا نبیوں والا میثاق ہم نے صرف نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسےٰ اور دیگر انبیاءؑ سے ہی نہیں لیا۔ بلکہ یا رسول اللہ ہم نے تجھ سے بھی لیا۔

قرآن کی ان تصریحات پر ایمان لانے کی بجائے علامہ کفایت حسین یہ نرالی توجیہہ اختراع کر رہے ہیں۔ کہ جناب! خدا تعالےٰ نے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے میثاق تو لیا ہی مگر آنحضرتؐ نے آنے والے انبیاءؑ کی تصدیق نہیں فرمائی۔ کیا یہ حضور کی ذات گرامی پر اتہام نہیں؟

علامہ کفایت حسین مطالبہ کیوں نہیں کرتے؟

علامہ موصوف نے یہ بھی فرمایا ہے۔

"جب مرزائی مسلمانوں کو کافر خیال کرتے ہیں تو پھر انہیں مسلمانوں سے کیوں نہیں الگ کر دیا جاتا" (آزاد ۲۴ ستمبر ۵۲ء)

حضرت شاہ عبد العزیزؒ کا مشہور فتوےٰ ہے کہ

"شبہ نیست کہ فرقہ امامیہ منکر خلافت صدیق اکبر اند و در کتب فقہ مسطور است کہ ہر کہ انکار خلافت حضرت صدیق اکبر کند منکر اجماع قطعی شد و کافر گشت در مذہب حنفی موافق روایات مفتی بحکم فرقہ شیعہ کلہم مرتدین است پس نکاح کردن درست نیست"

(فتاوےٰ عزیزی صہ ۱۹۱ و صہ ۱۹۲)

(ترجمہ) چونکہ کتب فقہ اہلسنت میں لکھا ہے کہ صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر قطعی اجماع کا منکر ہونے کے باعث کافر ہے۔ اس لئے شیعہ فرقہ بلاشبہ کافر ہے۔ حنفی مذہب کی رو سے ان سے نکاح بھی درست نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں مرتد ہیں۔

دوسری طرف شیعہ علماء یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے سوا باقی تمام فرقے جہنمی ہیں"۔ (حدیقہ شہدا صہ ۶۵)

ہم تو ان فتاوےٰ کے باوجود سنی وشیعہ مسلمانوں کو اسلام کے سیاسی دائرہ کے اندر ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن علامہ صاحب بتائیں کہ اگر کسی کو کافر کہہ دینے سے کوئی فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو آپ یہ مطالبہ کیوں نہیں کرتے کہ سنیوں اور شیعوں کو بھی مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے؟

امام المسلمین کہاں ہے؟

"الاعتصام" رقمطراز ہے۔

"جب سے ہمارا شیرہ بکھرا ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ اس آرزو کو اپنے سینہ میں پالا ہے کہ تنظیم کی جائے" (۲۶ ستمبر ۵۲ء)

حضرت خاتم النبیینؐ نے عصر حاضر کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم
قلت فان لم يكن جماعة
ولا امام قال فاعتزل تلك
الفرق كلها ولو ان تعض باصل
شجرة حتى يدركك الموت

(مشکوٰۃ مجتبائی صہ ۴۶۸)

مسلمانو! مصائب وفتن کے ظہور کے وقت الگ الگ تنظیمیں کھڑی کرنے کی بجائے جماعت مسلمین اور امام مسلمین سے وابستہ ہو جانا

ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگر امامت وجماعت ہی ناپید ہوں۔ تو پھر کیا ہدایت ہے؟ تب حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ان حالات میں دنیا جہان سے کنارہ کش ہو جانا اور درخت کی کسی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے اپنی زندگی کے سب لمحات گزار دینا۔

دوسرے لفظوں میں آنحضرتؐ کا یہ مقصود تھا کہ یہ ناممکن ہے کہ فتنوں کے ایام میں دشمنان اسلام منظم ہوں **مگر مسلمان خدائی قیادت و امامت سے ہی محروم ہوں۔**

اہلحدیث بھائیو! اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے نہیں۔ تو آخر کیا وجہ ہے کہ جن اوقات میں اسلام کو معمولی خطرات لاحق تھے اس وقت تو خدائی امام موجود تھے۔ مگر آج جبکہ **قصر اسلامی پر چاروں طرف سے بمباری ہو رہی ہے۔** اور اسلام شکن طاقتیں متحد ہو چکی ہیں مسلمان مرکزیت اور جماعت کی برکتوں سے محروم ہیں اور نہ ہی ان میں کوئی امام دکھائی دیتا ہے اگر خدا کے رسول کے وعدے برحق ہیں۔ تو امام المسلمین کہاں ہے؟

علماء کنونشن اور ملت

زمیندار ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء نے یہ خبر شائع کی ہے کہ علماء کنونشن نے ملت کی طرف سے وزیر اعلےٰ پنجاب کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی ہے۔

"تنظیم اہلسنت والجماعت کے علمبردار "دعوت" میں ایک نظم شائع ہوئی تھی۔ جس کے اشعار یہ ہیں۔

رفعت اسلام کا مسلم طریق کار سوچ
کس طرح شاداب ہو گا دین کا گلزار سوچ
دین کا شیرازہ خود تو نے پریشاں کر دیا
کیا ہوا کرتے ہیں مسلم کے یہی اطوار سوچ
کرتی ہے اسلام کو تیری مسلمانی خراب
اپنی فطرت دیکھ اے اسلام کے غدار سوچ
تو نے کیوں چھوڑا طریق خالدی وحیدری
کس لئے سعی عمل سے تو ہوا بیزار سوچ

(۷ نومبر ۵۰ء)

علماء کنونشن اگر "اسلام کے غداروں" کو ہی ملت اسلامیہ تصور کرتی ہے۔ تو اسلام اور ختم نبوت کا خدا حافظ!

"زمیندار" رپورٹر نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

زمیندار (۵ اکتوبر ۵۲ء) کے سٹاف رپورٹر نے لاہور بیٹھے ہوئے یہ خبر شائع کی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ربوہ میں اس غرض سے گئے تھے۔ کہ اپنے امام کی خدمت میں جنیوا کانفرنس کی تصویر پیش کر کے آئندہ کے لئے حکم لیں کہ انہیں کیا کرنا ہے؟

اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ اس ملاقات کے متعلق نہ چوہدری صاحب نے کوئی بیان دیا نہ "زمیندار" کا سٹاف رپورٹر ہی ملاقات کے وقت ربوہ میں موجود تھا۔ تو پھر اسے کیسے معلوم ہو گیا۔ کہ چوہدری صاحب نے اپنی ملاقات میں کن امور کا ذکر کیا؟

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تو نبوت کے مدعی نہیں مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ "زمیندار" کے سٹاف رپورٹر کو نبی ہونے کا ضرور دعوےٰ ہے۔

معرکہ ختم نبوت کے کمانڈر

احراریوں نے ۳۵ء میں مولوی اختر علی صاحب کے متعلق لکھا تھا۔

"گریبان میں منہ ڈالو خدا کی قسم ملت اسلامیہ اس تباہی پر خون کے آنسو روتی ہے۔ جب یہ نظر آتا ہے کہ شراب خانوں رنڈی خانوں بھٹیار خانوں کی رونق بڑھانے والے اشخاص قوم کی راہنمائی کرتے نظر آتے ہیں۔

اے ناموس محمد صلعم بیچنے والے شراب خور راہ نماؤ غور کرو۔ اے زمیندار کے دفتر میں شراب کے گلاس پر گلاس چلانے والے راہ نماؤ سچ کہو امت اسلامیہ کی راہنمائی تم جیسے شرابی تم جیسے بدعمل کر سکتے ہیں۔"

(پیغام عمل ۱۸ اگست ۳۵ء)

امید ہے کہ احراری مولانا اختر علی کی لیڈر شپ پر ایمان لانے کے بعد یہ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ **ناموس محمدؐ بیچنے والے اور شراب کے گلاس چڑھانے والے** مسلمانوں کے لیڈر ہی نہیں ختم نبوت کے معرکوں کے کمانڈر بھی ہو سکتے ہیں۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماریشس میں تبلیغ اسلام

ماریشس کی مختصر تاریخ - باشندے - زبانیں - مذہبی حالات - احمدیت کے آغاز کی تاریخ

(از مکرم بشیر الدین عبید اللہ صاحب واقف زندگی مبلغ ماریشس)

ماریشس کی مختصر تاریخ

یہ جزیرہ بحر ہند میں جنوب مغرب کی طرف مڈغاسکر کے مشرق میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس جزیرہ کا رقبہ گیارہ سو مربع میل یا چار لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ ہے۔ اس کے قریب ایک اور چھوٹا سا جزیرہ ریونین ہے جو آجکل فرانسیسی حکومت میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک زمانہ میں ماریشس اور ریونین ایک ہی جزیرہ تھے۔ بعد میں آتش فشانی کی وجہ سے زمین پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی اور درمیان میں ایک وسیع سمندر حائل ہو گیا۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح جغرافیہ دانوں کے نزدیک انگلستان اور سرزمین یورپ ابتدا میں آپس میں ملحق تھے۔ مگر بعد میں انگلستان ایک علیحدہ جزیرہ بن گیا۔

شروع میں ماریشس ایک غیر آباد جزیرہ تھا۔ معتبر مؤرخین کے نزدیک اس جزیرہ کو سب سے پہلے عربوں نے دریافت کیا۔ مگر اس کو ویران پا کر اس کی طرف توجہ نہ کی۔ ایک انگریز مصنف اپنی کتاب A School History of Mauritius میں لکھتے ہیں کہ ساتویں صدی میں عربوں نے بحر ہند کے کثرت سے سفر کئے اور مڈغاسکر اور ماریشس کا انکشاف کیا اور مڈغاسکر کا نام "قمری" اور ماریشس کا نام "الدینی" رکھا۔ اور ایک مشہور عرب جغرافیہ دان نے ۱۱۵۳ء میں اس جزیرہ کا ذکر اپنے نقشہ میں کیا ہے۔ یورپین لوگوں کو اس جزیرہ کا علم سولہویں صدی میں ہوا ۱۵۰۷ء میں ایک ڈچ جہاز ران نے اس جزیرہ کو دیکھا۔ اور ۱۵۹۸ء میں ڈچ حکومت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ مگر اس سے چنداں فائدہ نہ پانے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد بحری قزاقوں نے ماریشس کو اپنا اڈہ بنا لیا اور یہ لوگ جزیرہ ریونین کو اس قدر نقصان پہنچانے لگے کہ فرانسیسی حکومت کو اس پر قبضہ کرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۷۱۵ء میں فرانسیسی حکومت نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔

۱۷۴۵ء میں انگریز اور فرانسیسی حکومت میں جنگ شروع ہو گئی اور چونکہ ابھی نہر سویز نہیں کھودی گئی تھی اور جنوبی افریقہ کی طرف سے انگلستان اور ہندوستان جہاز آیا جایا کرتے تھے اور ماریشس درمیان میں ایک اہم مستقر کی حیثیت رکھتا تھا۔ انگریزی بیڑا کا یہی رستہ تھا۔ اس لئے بحری قزاق انگریزی بیڑے کو نقصان پہنچاتے اور ماریشس میں فرانسیسی حکومت میں پناہ لیتے اور یہ حکومت ان کی مدد کرتی۔ اس بات کے انسداد کیلئے انگریزوں کو اس جزیرہ پر قبضہ کرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۸۱۰ء میں انگریزوں نے حملہ کر کے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس وقت سے آجتک یہ جزیرہ انگریزی حکومت کے ماتحت ہے۔

۱۸۶۴ء سے پہلے یعنی نہر سویز کے نکلنے سے پہلے جو اہمیت ماریشس کو مستقر ہونے کی وجہ سے حاصل تھی اب وہ جاتی رہی ہے۔

ماریشس ۱۹ اضلاع میں منقسم ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے سرسبز پہاڑ اور ندیاں کثرت سے ہیں یہاں کا سب سے اونچا پہاڑ دو ہزار سات سو گیارہ فٹ بلند ہے اور سب سے لمبی ندی ۲۴½ میل ہے۔ اس جزیرہ کے بعض قدرتی مناظر نہایت دلکش ہیں۔ یہاں عام طور پر نہ سخت گرمی ہوتی ہے اور نہ سخت سردی ہوتی ہے۔ کثرت باراں کی وجہ سے یہ جزیرہ زرخیز ہے اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے اس کی خوبصورتی سرسبزی اور شادابی کی وجہ سے اسکو The gem of Indian Ocean یعنی بحر ہند کا موتی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر ایک مشہور باغ ہے جو دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اس باغ کی مشہوری کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں بہت زیادہ اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ماریشس کی زیادہ مشہوری کی وجہ یہاں کا گنا ہے۔ یہاں پر قریباً سارے جزیرہ میں گنا ہی گنا بویا جاتا ہے۔ یہاں کے گنے کے درخت کی لمبائی پندرہ سولہ فٹ ہوتی ہے۔ فصلوں کے اندر چھوٹی ریلیں بنی ہوئی ہیں اور چھوٹی مال گاڑی گنا کارخانوں تک پہنچاتی ہے۔ ماریشس میں ۱۹ چینی کے کارخانے ہیں۔ جن میں ہزاروں ٹن چینی تیار ہو کر باہر جاتی ہے۔ یہاں پر بازاروں وغیرہ میں گنے بالکل فروخت نہیں کئے جاتے۔ اور نہ ہی زیادہ گنا کھانے کا رواج ہے۔

باشندے

ماریشس میں ہندوستان - فرانس - افریقہ اور ہندوستان کے لوگ آکر آباد ہوتے ہیں۔ زیادہ تر ہندوستانی نسل ہے۔ کیونکہ یہاں پر زراعت کے لئے ابتدا میں ہزاروں ہندوستانی مزدوروں کو لایا گیا تھا زیادہ تر ہندوستانی مالابار - مدراس - بنگال - بہار اور سورت کے ہیں۔ اسی وجہ سے باوجود چھوٹا سا ملک ہونے کے کئی زبانیں یہاں پر بولی جاتی ہیں۔ چینی لوگ بھی تجارت کی غرض سے کثرت سے جزیرہ میں آباد ہیں۔

زبانیں

ماریشس میں فرانسیسی - انگریزی - اردو - ہندوستانی - تامل - تلیگو - گجراتی - مرہٹی چینی وغیرہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مگر بین الاقوامی زبان کریول (Creole) ہے۔ یہ زبان فرانسیسی سے بگڑی ہوئی ہے۔ اس زبان کا جاننا ماریشس میں رہنے کے لئے ضروری ہے۔

تناسب آبادی

اس جزیرہ کی کل آبادی ساڑھے چار لاکھ ہے سب سے زیادہ آبادی ہندوؤں کی ہے جو دو لاکھ اسّی ہزار ہیں۔ دوسرے نمبر پر عیسائی جن کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ تیسرے نمبر پر مسلمان ہیں جو ستر ہزار کی تعداد میں ہیں۔ اس کے بعد چینی ہیں جو پندرہ ہزار کی تعداد میں ہیں۔

کسی زمانہ میں باوجود تعداد کی کمی کے مسلمانوں کا کاروبار اور تجارت سب سے زیادہ تھی۔ مگر اب مسلمان ہر لحاظ سے گر چکے ہیں۔ اس وقت ماریشس کی تجارت کا اکثر حصہ چینی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ماریشس میں قریباً ہر چوک میں چینی کی دوکان ہے۔

مذہبی حالت

گو کہ اس چھوٹے سے جزیرہ میں ہر مذہب کے قریباً تمام فرقے پائے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے بھی عیسائیوں کے بھی اور مسلمانوں کے بھی۔ دوسرے مذاہب کے لوگ تو دیر سے اپنے اپنے مذاہب کو چھوڑ چکے ہیں مگر مسلمانوں کی دینی حالت کا نقشہ بھی بالکل لم یبق من الاسلام الّا اسمہ ولم یبق من القرآن الّا رسمہ الخ کا ہے۔

احمدیت کا آغاز

ایک اخبار "اسلامزم" ۱۹۰۵ء میں ماریشس میں نکلتا تھا جس کا تبادلہ لیورپول کے ایک اخبار "کریسنٹ" سے تھا۔ مگر مذکورہ اخبار کا تبادلہ ریویو انگریزی قادیان سے تھا۔ کریسنٹ میں بعض دفعہ ماریشس کے اخبار "اسلامزم" کا ذکر بھی ہوتا تھا جس کی وجہ سے ایڈیٹر ریویو انگریزی نے قادیان سے اپنا رسالہ ماریشس میں "اسلامزم" کے ایڈیٹر ماسٹر محمد نوریا کو بھیجنا شروع کیا۔ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد نور محمد نوریا صاحب نے ۱۹۱۲ء میں احمدیت قبول کر لی۔ موصوف مذکور فوت ہو چکے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں ماسٹر محمد عظیم صاحب نے بھی احمدیت کو قبول کر لیا۔ کیونکہ موصوف ماسٹر نور محمد صاحب کے ماتحت سکول میں کام کرتے تھے اور ان کے زیر تبلیغ تھے۔ اس کے بعد بعض اور دوستوں نے احمدیت کو قبول کیا اور ایک انگریزی دان مبلغ کا مطالبہ کیا۔ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۵ء میں جناب صوفی غلام محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ان کے آنے پر غیر احمدی مولویوں سے بعض مباحثات کے نتیجہ میں سینٹ پیر کے ایک معزز سردار احمدی ہوئے اور پھر سارا معزز خاندان احمدی ہو گیا۔

یہ خاندان چونکہ بااثر خاندان تھا جس کی وجہ سے احمدیت کے پھیلنے میں سہولت پیدا ہو گئی۔ ۱۹۱۷ء میں یہاں سے ایک اور مبلغ کا مطالبہ ہوا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ جناب مولوی عبید اللہ صاحب کو بھیجا۔ جو چھ سال سے زیادہ عرصہ تبلیغ اور تعلیم و تربیت کر کے یہاں پر ہی دسمبر ۱۹۲۳ء میں وفات پا گئے۔ چونکہ مرحوم میدان تبلیغ میں فوت ہوئے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہم اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کے لقب سے موسوم کیا۔ اور چونکہ وہ جماعت میں ہندوستان کے باشندوں میں سے پہلے تھے جو خدا کے راستے میں کام کرتے ہوئے میدان تبلیغ میں جان بحق ہوئے اس لئے ان کو حضور نے جماعت احمدیہ کا پہلا ہندوستانی شہید قرار دیا۔

۱۹۲۷ء میں جناب صوفی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۳ سال تبلیغ کرنے کے بعد کامیابی کے ساتھ واپس قادیان تشریف لے گئے۔

۱۹۲۸ء میں جناب حافظ جمال احمد صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں روانہ فرمایا۔ حافظ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے ۲۱ سال میدان جہاد میں تبلیغ کرتے ہوئے دسمبر ۱۹۴۹ء میں ماریشس میں ہی شہادت کا جام نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری روانگی ماریشس کے لئے

۱۹۵۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناچیز کو ماریشس میں مع اہل و عیال تیاری کا حکم ہوا۔ چنانچہ پاسپورٹ کی تکمیل وغیرہ کے بعد جون ۱۹۵۱ء کو خاکسار مع اہل و عیال ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس فجر کو پانچ بجے روانہ ہوا۔ یہ پہلا تبلیغی قافلہ تھا جو ربوہ کے رستہ جانے والی چناب ایکسپریس پر ربوہ سے روانہ ہوا۔ ۳ جون ۱۹۵۱ء کو ہم کراچی پہنچے ۱۰ جون کو شام کو پانچ بجے ہم لوگ "کمپالا" جہاز پر سوار ہوئے سات دن کے سمندری سفر کے بعد ۱۸ جون ۱۹۵۱ء کو ممباسہ پہنچے۔ ایک ہفتہ کے بعد ہم نیروبی چلے گئے۔ وہاں پر ایک ہفتہ قیام کے بعد چار جولائی ۱۹۵۱ء بروز بدھ نیروبی سے بذریعہ ہوائی جہاز ماریشس کے لئے روانہ ہوئے۔ رات کو یہ جہاز ۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر سرزمین ماریشس پر اترا۔ جماعت کے افراد مرد اور عورتیں ہوائی جہاز کے اڈے پر پہنچے۔ فالحمد للہ۔ اگلے روز والد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور جناب حافظ جمال احمد صاحب کی قبور کی زیارت اور دعا کیلئے گئے ⁂ (باقی)

درخواست دعاء

والدہ ام عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں اب ان کو علاج کے لئے لاہور لایا گیا ہے احباب دعائے خاص میں دعاء فرمائیں۔

قمر الدین مولوی فاضل ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے نبوت کی وضاحت خود حضورؑ کے قلم سے

(مرسلہ حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد دلوکا)

(۱) **پہلا حوالہ**۔ "اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اس تک پہنچنے کے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو قرآن کریم نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی۔ اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔[1] اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا تھا۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے۔ اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی۔ کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپؐ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہِ راست بغیر پیروی نور محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے۔ اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوتِ محمدیہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے۔ تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ دیکھو الوصیت ص۱۳ تا ۱۵ سائز خورد مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۵ء۔

(۲) **دوسرا حوالہ**۔ والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ ولا شریعۃ بعد الشریعۃ المحمدیۃ بید انی سمیت نبیا علی لسان خیر البریۃ وذالک امر ظلی من برکات المتابعۃ وما اری فی نفسی خیرا ووجدت کلما وجدت من ھذہ النفس المقدسۃ وما عنی اللہ من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ ولعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذالک او حسب نفسہ شیئا او اخرج عنقہ من الربقۃ النبویۃ وان رسولنا خاتم النبیین وعلیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفی علی الطریقۃ المستقلۃ۔ وما بقی بعدہ الا کثرۃ المکالمۃ وھو بشرط الاتباع لا بغیر متابعۃ خیر البریۃ وواللہ ما حصل لی ھذا المقام الا من انوار اتباع الاشعۃ المصطفویۃ وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ فلا تھیج ھھنا غیرۃ اللہ ولا غیرۃ رسولہ فانی اربی تحت جناح النبی وقدمی ھذہ تحت اقدام النبویۃ ثم ما قلت من نفسی شیئا بل اتبعت ما اوحی الی من ربی وما اخاف بعد ذالک تھدید الخلیقۃ وکل احد یسئل عن عملہ یوم القیامۃ ولا یخفی علی اللہ خافیۃ۔ استفتاء عربی ملحقہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳ و ۶۴ مطبوعہ ۱۳۲۵ ھجری۔

ترجمہ از ناقل۔ اور نبوت ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ پس قرآن کریم کے بعد جو خیر الکتب ہے۔ کوئی کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے سوا کوئی جدید شریعت ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ میرا نام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر نبی رکھا گیا ہے۔ یہ نام ظلی طور پر رکھا گیا ہے۔ اور یہ فضیلت مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ اور میں اپنے نفس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ اور جو کچھ مجھے ملا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ملا ہے۔ اور میری نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت مکالمہ ومخاطبہ والی نبوت قرار دی گئی ہے۔ اور وہ شخص ملعون ہے۔ جو اس سے زیادہ کسی بات کا دعویٰ کرے۔ یا اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ اور اپنی گردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے جوئے سے باہر نکالے۔ یقیناً ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ پر سلسلہ انبیاء ختم ہو گیا۔ پس کسی کا حق نہیں کہ حضور کے بعد مستقل طور پر نبوت کا دعویٰ کرے۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف کثرت مکالمہ کی نعمت باقی ہے۔ اور یہ بھی حضورؐ کی کامل پیروی سے حاصل ہوتی ہے (آپؐ کی اطاعت کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی) اور اللہ کی قسم مجھے بھی یہ (کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا) مقام حضورؐ کی پیروی کی برکتوں سے حاصل ہوا۔ اور میرا نام اللہ پاک نے جو نبی رکھا ہے۔ تو یہ مجازی طور پر ہے نہ کہ حقیقی طور پر (یعنی میں براہِ راست نبوت یا تشریعی نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ حضور سرورِ کائنات کے واسطہ اور طفیل سے نعمتِ نبوت پانے والا ہوں۔ ناقل) پس اس جگہ الٰہی غیرت اور رسول پاکؐ کی غیرت اسے ناپسند نہیں کرتی۔ کیونکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تربیت یافتہ ہوں۔ اور میرا قدم اپنے مقتدا کے قدموں پر ہے۔ نیز جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وحی الٰہی کی بناء پر کہتا ہوں۔ اور اللہ اور رسولؐ کے مقابلہ میں میں کسی ملامت گر سے نہیں ڈرتا۔ نہ کسی کی دھمکی کو خاطر میں لاتا ہوں۔ بہرحال قیامت کو ہر ایک اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا۔ اور اللہ پاک پر کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

(۳) **تیسرا حوالہ**۔ اے نادانو میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اسی کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

چوتھا حوالہ:۔ پھر ایک اور نادانی یہ ہے۔ کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعویٰ ہے۔ کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔ اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۰ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

پانچواں حوالہ:۔ یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام دیکھ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے مقام نبوت تک پہنچایا۔ اسی لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

چھٹا حوالہ:۔ کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکہ نہ کھائے۔ میں بار بار لکھ چکا ہوں۔ کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے۔ جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے۔ کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر میں امتی ہوں۔ پس یہ صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا۔ تا حضرت عیسیٰؑ سے تکمیل مشابہت ہو۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص۱۸۸)

(باقی صفحہ ۷ پر)

حاشیہ [1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھلائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے۔ یا اسکی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے منہ

ساتواں حوالہ۔ اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے علیحدہ ہو کر کیا جاوے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظل ہے۔ کوئی مستقل نبوت نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۲)

آٹھواں حوالہ۔ نبوت تامہ جو وحی شریعت کی حامل ہوتی ہے۔ وہ منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن وہ نبوت جس میں مبشرات کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ قیامت تک باقی ہے۔ (توضیح مرام صفحہ ۲۰)

نواں حوالہ۔ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنے ہیں۔ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

دسواں حوالہ۔ آنجناب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں۔ اور نہ کوئی شریعت ہے۔ اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے۔ تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کثرت مکالمہ و مخاطبہ کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ جس کے متعلق خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کا ارشاد ہر طالب حق کی راہنمائی کر رہا ہے۔ الہام اور وحی کا دروازہ اسلام کے اندر قیامت تک کھلا رکھا گیا ہے۔ کیا کوئی شخص قرآن پاک یا حدیث نبوی سے اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ اب اللہ پاک کی صفت تکلم نعوذ باللہ معطل ہو چکی ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض منقطع ہو چکا ہے۔ یا امت محمدیہ کے خواص سے اللہ تعالےٰ کا کلام کرنا اور ان پر مبشر الہامات نازل کرنا بند ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اس پر شاہد ناطق ہے۔ کہ اس امت میں انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل پیدا ہوتے رہیں گے۔ قرآن پاک کی آیت استخلاف انبیائے بنی اسرائیل کی طرح خلفاء کے ظہور کی بشارت دے رہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض باطنی کو جاری ماننا آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے کے کسی نبی کی دوبارہ آمد کو تسلیم کرنا ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عیسٰیؑ کی نبوت کو ختم نہیں کیا؟ کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ اس لئے ان کا آنا محال ہے۔ ہاں حضورؐ نے اپنے فیض کو ختم نہیں کیا۔ اور آپ کا فیضان قیامت تک آپؐ کی امت کے لئے جو پہلی تمام امتوں سے بہتر اور افضل ہے جاری ہے۔ کیونکہ آپ کا دوسرا لقب رحمۃ للعالمین بھی ہے۔ آپؐ کے خطاب خاتم النبیین سے تمام پہلے نبیوں کی نبوتیں ختم ہونے کا ثبوت مل رہا ہے۔ اور رحمۃ للعالمین کے لقب سے آپؐ کے فیضان روحانی کے باقی و جاری ہونے کا جس کے ذریعہ آپ کے امتیوں کو نبیوں کی طرح مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی بات کا دعویٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ہے۔ جو آپ کی تحریروں سے عیاں ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو عزیزہ امۃ الرشید دختر مستری احمد دین صاحب دوکاندار ربوہ کا نکاح مسمی چوہدری بشیر احمد صاحب میکینک ٹائپ رائٹر ولد چوہدری احمد دین صاحب مرحوم سکنہ پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ حال ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض آٹھ صد روپیہ ۸۰۰/- حق مہر پر مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل ربوہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور رحمت کا موجب بناوے۔ اور دینی و دنیاوی لحاظ سے سلسلہ کے لئے مفید کرے۔ آمین۔
خاکسار محمد شریف ہیڈ اپریٹر ٹیلیفون آفس گوجرہ ضلع لائل پور۔

درخواست ہائے دعا

عزیزم ضیاء الرحمٰن بعارضہ ٹورکی بخار سخت بیمار ہے دن بدن حالت نازک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ احباب کرام عزیز کے لئے درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ حکیم عطاء الرحمٰن سکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ۔ (۲) میری ہمشیرہ صاحبہ ٹانگ میں ہوا لگنے کے باعث تین ماہ سے سخت درد میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ میرزا بشیر احمد سولین چک ۵۵ ٹل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے

خاص رعایت

چونکہ احباب ادھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دے دی جائے۔

نقد فروخت کیلئے

(۱) ۲۶/- روپے سے ۵۰/- روپے تک کے خریدار کو ۲ ر فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔
(۲) ۵۱/- 〃 〃 ۷۵/- 〃 〃 〃 ۲½ ر 〃 〃 〃 〃
(۳) ۷۶/- 〃 〃 ۱۰۰/- 〃 〃 〃 ۳ ر 〃 〃 〃 〃
(۴) ۱۰۱/- 〃 〃 ۲۰۰/- 〃 〃 〃 ۳½ ر 〃 〃 〃 〃
(۵) ۲۰۰/- 〃 〃 زائد کے خریدار کو ۴ ر فی روپیہ کمیشن دی جائے گی

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آئے گی۔ (انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد ۸/- روپے۔ مجلد ۹/- روپے
(۲) 〃 〃 〃 درمیانہ 〃 〃 ۶/- 〃 ۷/- 〃
(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم 〃 اعلیٰ 〃 〃 ۳/۴ 〃 ۴/- 〃
(۴) 〃 〃 〃 〃 درمیانہ 〃 〃 ۲/۱۲ 〃 ۳/۸ 〃
(۵) نزول المسیح۔ قیمت بے جلد ۲/۸ روپے۔ مجلد ۳/۴ روپے
(۶) تحفہ گولڑویہ قیمت بے جلد ۲/۸/- مجلد ۳/۴ روپے
(۷) ازالہ اوہام 〃 〃 ۴/- 〃 ۴/۱۲ 〃
(۸) فتح اسلام 〃 〃 -/۶/- 〃 -/۱۰/-
(۹) توضیح مرام 〃 〃 -/۶/- 〃 -/۱۰/-
(۱۰) مسیح ہندوستان میں 〃 ۱/-/- 〃 ۱/۱۰/-
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز ۱/-/- 〃 ۱/۶/-
(۱۲) سبز اشتہار بے جلد -/۴/- 〃 -/۸/-
(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد 〃 -/۲/- 〃 -/۷/-
(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ 〃 -/۲/- 〃 -/۵/-
(۱۵) سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم 〃 ۲/۸/- 〃 ۳/۴/-
(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت ۲/۸/- روپے
(۱۷) تبلیغی قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/-
(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ۶/۸/- روپے
(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ سوم ۹/۸/- 〃
(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد ۱/۸/-
(۲۱) آئینہ کمالات اسلام بے جلد ۶/-/- مجلد ۷/-/-
(۲۲) چشمہ معرفت 〃 〃 ۴/-/- 〃 ۵/-/-
(۲۳) چشمہ مسیحی 〃 〃 -/۶/- 〃 -/۱۰/-
(۲۴) ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی قیمت بے جلد -/۲/- مجلد -/۵/-

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینیجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہوگی اور نہ اس کی ذمہ داری دفتر ہذا پر ہوگی
(مینیجر الفضل)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر سے عالمی امن کو خطرہ درپیش ہے

پنڈت نہرو کی ٹال مٹول پر ایک امریکی اخبار کا تبصرہ

اوہیو (امریکہ) ۱۵ اکتوبر ریاست اوہیو (امریکہ) کے اخبار "سٹار بیکن" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اگر یہ صرف ریاست جموں اور کشمیر ہی کی قسمت کا معاملہ ہوتا تو اقوام متحدہ پہلو تہی کر سکتی تھی۔ اور اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کہ یہ جھگڑا کتنا طول پکڑ رہا ہے۔

لیکن مسئلہ کشمیر کی تہ میں اس امر کا حقیقی خطرہ موجود ہے کہ اس مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ چھڑ جائے اور یہ ایک ایسی جنگ ہو گی جس سے کمیونسٹوں کو ایشیا میں خاطر خواہ فائدہ ہو گا اور دنیا کی دوسری طاقتیں خسارے میں رہیں گی آگے چل کر اخبار مذکور لکھتا ہے کہ قضیۂ کشمیر کو حل کرنے میں ناکام رہنے کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ جذبات بڑھ رہے ہیں۔ اور ان کا اثر دونوں ملکوں کی اقتصادیات پر بھی پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے سے ناکام رہنے میں اقوام متحدہ کے متعلق دنیا کے ایک ایسے حصے میں بدگمانی پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں کے لوگوں میں اعتماد پیدا کرنے کی اقوام متحدہ کو اشد ضرورت ہے۔

دونوں ریاستوں نے بہت عرصہ سے رائے شماری کرنے کے اصول کو تسلیم کر رکھا ہے۔ لیکن اس کو تسلیم کرنے میں بھی اختلافات ہیں۔ پاکستان فوری رائے شماری چاہتا ہے۔ لیکن پنڈت نہرو اس میں کھلم کھلا ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو کے خیال کے مطابق بھارت سے راجہ کے الحاق کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور اب رائے شماری صرف اس الحاق کی تصدیق کے لئے ہونی چاہیئے۔ اس بات پر پنڈت نہرو مصر ہیں کہ رائے شماری کراتے وقت ہندوستان کی فوجیں کشمیر میں موجود رہیں گی۔ لیکن اس کے برعکس پاکستان کی رائے یہ ہے کہ بھارت کا کشمیر کے ساتھ الحاق غیر آئینی ہے۔ اس لئے بھارتی فوجوں کو کشمیر سے واپس بلا لینا چاہیئے

غیر ملکی مبصرین کا خیال ہے کہ پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کو التواء میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ رائے شماری کرانے سے پہلے کشمیر کی تمام پارٹیوں اور لیڈروں سے گٹھ جوڑ مکمل کر لیں۔ اور انہیں بھارت کی فتح کا یقین ہو جائے۔

آگے چل کر اخبار مذکور رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ لیکن پنڈت نہرو ابھی رائے شماری کے لئے حالات کو سازگار نہیں پاتے۔ اس لئے وہ اس مسئلے کو اور طویل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جنوبی افریقہ ثالثی کی پیشکش مسترد کر دیگا

پریٹوریا ۱۵ اکتوبر۔ پریٹوریا میں سٹار کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جنوبی افریقہ میں پاکستانیوں اور بھارتیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے سلسلہ میں حکومت جنوبی افریقہ پاکستان اور بھارت کے ساتھ مصالحت کرانے کی پیشکش کو قبول نہیں کرے گی۔

یہ اطلاع موصول ہو چکی ہے کہ بھارت اور پاکستان ثالثی کو ماننے کے لئے تیار ہیں مگر جنوبی افریقہ کے جواب کا ابھی انتظار ہے اگرچہ اس جواب کا متن معلوم نہیں۔ مگر بعض حقائق کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ جواب نفی میں ہو گا۔

اگرچہ پاکستان اور بھارت آسانی کے ساتھ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کی پیشکردہ ثالثی کی تجویز مان سکتے ہیں۔ مگر جنوبی افریقہ اقوام متحدہ کا یہ حق تسلیم کئے بغیر ایسا نہیں کر سکتا کہ اقوام متحدہ کو اس معاملہ میں مداخلت کا حق ہے۔ کیونکہ عرصہ سے وہ اس کی مخالفت کرتا آیا ہے۔ (سٹار)

ترکیہ کو "ڈیلی ٹیلیگراف" کا خراج تحسین

لندن ۱۵ اکتوبر۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے اپنے ایک اداریہ میں ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ترکی نے اتاترک کی قیادت میں ایک شکست خوردہ قوم کی ترقی اور بحالی سے تاریخ کی ایک نادر مثال پیش کی ہے۔

موجودہ جمہوریہ ترکیہ نے اپنے تمام مسلم ہمسایوں کی نسبت مغربی تہذیب و تمدن کو اپنانے کے متعلق سب سے زیادہ آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ اتاترک ایک واحد پارٹی کی مدد سے ملک کے ڈکٹیٹر تھے۔ مگر روس کے براہ راست یا بالواسطہ ممالک کے برعکس ترقی میں ذاتی اور سیاسی آزادی جماعتی سیاسیات اور آزادئ تحریر کو بہت زیادہ ترقی حاصل ہو چکی ہے۔

اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ اگر مسٹر ایڈن علیل نہ ہوتے تو ترک وزراء جولائی میں یہاں آتے تاہم اس وقفے کے دوران میں مصر کی صورت حال زیادہ موافق ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر ایڈن نے مارشل ٹیٹو سے ملاقات کرنے کے بعد دیا ستہائے بلقان میں کومنفارم کے خلاف اتحاد کو مستحکم بنانے کرنے میں بھی امداد بہم پہنچائی ہے۔ (اسٹار)

جماعت احمدیہ کے خلاف احراری افترا پردازیوں کا حشر ایک ہندو روزنامہ کی نظر میں

مغربی پنجاب میں آج کل جو تحریک احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھائی ہے۔ اسکی ناکامی کے متعلق اخبار "پرتاب" مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء نے مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا ہے:۔

"احرار نے احمدی جماعت کے خلاف جو ایجی ٹیشن جاری کیا تھا اسے ختم کہنا چاہیئے۔ احرار کا پرچہ "آزاد" راسخ الاعتقاد مسلمانوں کو ڈھارس دینے کے لئے کوئی نہ کوئی افواہ اڑا دیتا ہے لیکن وہ چند دنوں کے بعد خود بخود غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ ایک بار اس نے لکھا تھا۔ کہ ۱۴ اگست کو جو کہ پاکستان کا جنم دن ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کا تیا پانچہ ہو جائے گا۔ ۱۴ اگست گذر گیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ بنے رہے۔ پھر احرار اخبار نے لکھا۔ کہ جنیوا سے واپس آتے ہی چوہدری صاحب موقوف کر دیئے جائیں گے۔ یہ بات بھی غلط ثابت ہو چکی ہے احرار کے دو مطالبے تھے۔ احمدی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور چوہدری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے الگ کر دیا جائے۔ خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے اپنے عمل سے دونوں مطالبات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر کسی پاکستانی طبقے کو معتوب قرار نہیں دیا جائے گا۔ احرار کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی شکست ہو چکی ہے۔

کومٹ طیارے کا ترقی یافتہ ڈیزائن

لندن ۱۵ اکتوبر:۔ لندن اور سنگاپور کے درمیان قاہرہ۔ بحرین۔ کراچی اور کلکتہ ہوتے ہوئے کومٹ طیاروں کی جونہی سروس جاری کی گئی ہے۔ اس کے افتتاح کے موقعہ پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کومٹ طیاروں کے تیسرے سلسلہ کا ڈیزائن پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔ یہ طیارے ۱۹۵۴ء کے آخر تک تیار ہو جائیں گے۔ ان نئے طیاروں کا وزن ۱۴۵۰۰۰ پونڈ ہوگا۔ اور ان میں رولز رائس کے چار چار انجن لگائے جائیں گے۔ جن کی مدد سے یہ ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکیں گے نشستوں کا انتظام اس طرح ہوگا۔ کہ یا ۵۸ فرسٹ کلاس کے مسافر یا ۷۸ کم کرایہ دینے والے سفر کر سکیں۔ کل سنگاپور جانے والے کومٹ میں ۴۳ مسافر تھے۔ (اسٹار)

ڈرہم میں عربی لائبریری

لندن ۱۵ اکتوبر:۔ ڈرہم لائبریری جزائر برطانیہ کے عظیم ترین عربی لائبریری قائم کرنے والی ہے۔ ۲۸ ماہ قبل جب مصر کے وزیر تعلیم یہاں آئے تھے۔ انہوں نے لائبریری کے لئے بہت سی کتابیں تحفتاً دی تھیں۔ اس عطیے کی حوصلہ افزائی کے بعد یونیورسٹی کے حکام مختلف عرب اداروں۔ ناشرین اور کتب فروشوں وغیرہ سے نئی نئی کتابوں کے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

لیبیا میں پہلی سزائے موت

بنغازی ۱۵ اکتوبر:۔ لیبیا کے آزاد ہونے کے بعد جس شخص کو سب سے پہلے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اسے پھانسی دیدی گئی ہے۔ اس نے گذشتہ ماہ بنغازی کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ (اسٹار)

جنوبی عراق میں تیل کی تلاش

بغداد ۱۵ اکتوبر:۔ عراق پٹرولیم کمپنی جنوبی عراق میں وسیع پیمانے پر تیل کی تلاش کر رہی ہے۔ انہیں ان علاقوں میں تیل نکالنے کے حقوق حاصل ہیں۔ (اسٹار)

ایک لاکھ پونڈ کا جہاز بیکار جائیگا!

لندن ۱۵ اکتوبر:۔ ایک جہاز جس پر تجربہ پر ۱۰۰۰۰۰ پونڈ صرف کئے تھے۔ آج تک استعمال نہیں کیا جا سکا۔ اور نہ آئندہ ہی اسے سمندر میں بھیجا جائیگا۔ اسے توڑ دیا جائیگا۔ ۱۹۳۹ء میں تیار ہونے والا یہ "ریسرچ" نامی جہاز دنیا کا نہایت ہی غیر معمولی اور عجیب جہاز تھا۔ اس کا وزن ۷۷۰ ٹن ہے۔ اور اسے مقناطیسی علاقوں میں تحقیقات کرنے اور کمپاسوں اور دیگر بحری آلات کا جائزہ لینے کے لئے بنایا گیا تھا اس کی تعمیر میں فولاد کا ایک بھی ٹکڑا استعمال نہیں کیا گیا۔ تاکہ اس کی معمل گاہوں میں نازک آلات پر کچھ اثر نہ پڑے۔ اگر اسے سمندر میں بھیجا جاتا۔ تو اس کے ملاحوں وغیرہ کو ریزر بلیڈ بھی لے جانے کی اجازت نہ دی جاتی۔ اور انہیں ایسا خاص سامان دیا جاتا۔ جو لوہے وغیرہ سے پاک ہوتا۔ (اسٹار)